بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم منگل

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

نمبر ۱۰۳	۱۸ صفر ۱۳۸۹ھ ۶ ہجرت ۱۳۴۸ ہش ۶ مئی ۱۹۶۹ء	جلد ۵۸/۲۳

اخبارِ احمدیہ

۰۔ ربوہ ۵ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

۰۔ ربوہ ۵ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت جسم اور سر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ÷

۰۔ مکرم حاشہ فضل حسین صاحب جو سلسلہ کے مشہور مصنف اور نہایت نیک اور مخلص انسان ہیں اور سلسلہ کی تائید نصرت اور حمایت میں اب تک بہت سی کتابیں لکھ چکے ہیں اور ان کے بہت سے مسودات جو بہت قیمتی معلومات پر مشتمل ہیں ابھی زیر ترتیب ہیں۔ وہ آجکل میو ہسپتال لاہور کے ویسٹ سرجیکل وارڈ میں زیر علاج ہیں بستر کا نمبر ۲۶ ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اس کی جگہ نئی ہڈی لگانی پڑے گی اور تین مہینے بستر پر لیٹنا پڑے گا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ پاک حاشہ صاحب کو جلد تر صحت کامل عطا فرمائے تا وہ اپنے نا تمام مسودات کو مکمل کر کے شائع کر سکیں اور اس طرح سلسلہ کی خدمت کا ان کو بیش از بیش موقعہ ملے۔۔ آمین

(خاکسار محمد اسمٰعیل پانی پتی لاہور)

۰۔ کچھ عرصہ قبل والد محترم جناب شیخ ضیاء الحق صاحب چیف انجینئر کراچی بعارضہ فشار الدم بہت بیمار ہو گئے تھے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور وہ رو بصحت ہو گئے تھے لیکن اب چند دنوں سے ان کی طبیعت پھر ناساز ہو گئی ہے۔ میں ان جملہ احباب کا جو والد صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا کرتے رہے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں اور ملتمس ہوں کہ وہ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھ کر ممنون فرمائیں۔

منور احمد دنیس

(بیت الفضل۔ دار الرحمت شرقی ربوہ)

۰۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

”فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپیہ کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے“

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی دعائیں نمازوں میں ہی کرنی چاہئیں تا نمازوں میں حضور اور لذت پیدا ہو

رب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے

”میں دیکھتا ہوں کہ آج کل لوگ جس طرح نماز پڑھتے ہیں وہ محض ٹکریں مارنا ہے۔ ان کی نمازیں اس قدر بھی رقت اور لذت نہیں ہوتی جس قدر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا میں ظاہر کرتے ہیں۔ کاش یہ لوگ اپنی دعائیں نمازوں میں ہی کرتے۔ شاید ان کی نمازوں میں حضور اور لذت پیدا ہو جاتی۔ اس لئے میں حکماً آپ کو کہتا ہوں کہ سردست آپ بالکل نمازوں کے بعد دعا نہ کریں اور وہ لذت اور حضور جو دعا کیلئے رکھا ہے دعاؤں کو نماز میں کرنے سے پیدا کریں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ نماز کے بعد دعا کرنی منع ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ جب تک نمازیں کافی لذت اور حضور پیدا نہ ہو نماز کے بعد دعا کرنے میں نماز کی لذت کو مت گنواؤ۔ ہاں جب حضور پیدا ہو جاوے تو کوئی حرج نہیں۔ سو بہتر ہے کہ نماز میں دعائیں اپنی زبان میں مانگو۔ جو طبعی جوش کسی کی مادری زبان میں ہوتا ہے وہ ہرگز غیر زبان میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ سو نمازوں میں قرآن اور ماثورہ دعاؤں کے بعد اپنی ضرورتوں کو بزبان دعا اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے آگے پیش کرو تا کہ آہستہ آہستہ تم کو حلاوت پیدا ہو جاوے۔ رب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے۔ دنیا میں مومن کی مثال اس سوار کی ہے جو جنگل میں جا رہا ہے۔ راہ میں بسبب گرمی اور تھکان سفر کے ایک درخت کے نیچے ستانے کیلئے ٹھہر جاتا ہے لیکن ابھی گھوڑے پر سوار ہے اور کھڑا کھڑا گھوڑے پر ہی کچھ آرام لیکر آگے اپنے سفر کو جاری رکھتا ہے۔ لیکن جو شخص اس جنگل میں گھر بنا لے وہ ضرور درندوں کا شکار ہو گا۔“

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۸۰۔ ۳۹۰)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حُسنِ معاشرت

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوْهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ۔

(ابوداؤد کتاب النکاح)

ترجمہ:۔ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جو تو کھاتا ہے اس کو بھی کھلا۔ جو تو پہنتا ہے اسکو بھی پہنا اور اسکے چہرے پر نہ مار۔ اور نہ اس کو بدصورت بنا۔ اس کی کسی غلطی کی وجہ سے اگر تجھے سبق سکھانے کے لئے اس سے الگ رہنا پڑے تو گھر میں ہی ایسا کر یعنی گھر سے اسے نہ نکال

کشمیر کی کہانی

— مصنفہ —

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ

آزادیٔ کشمیر کی اوّلین ہمہ گیر تحریک کو سمجھنے اور اس سلسلے میں پیدا کردہ غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے یہ ایک نہایت قیمتی تصنیف ہے جو دستاویزی ثبوتوں سے بھی آراستہ ہے۔

قیمت فی نسخہ اڑہائی روپے

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ لاہور۔ بیڈن لاہور — ربوہ کے کتب فروشوں سے بھی مل سکتی ہے ؛

قطعات

تیری ذاتِ یگانہ رب سے بہتر
تجھے کہتے ہیں رب رحمت سراسر
کرم تیرا بچا لے تو بچا لے
عمل میرے نہ ہونے کے برابر

نہیں ہے غم مجھے تابندگی کا
مگر احساس ہے کم بندگی کا
اسی باعث رہا کرتا ہوں مغموم
کہ حاصل کم ہے اپنی زندگی کا

عبدالقادر دانش
(دہلوی ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۶ ہجرت ۱۳۴۸ ہش

عورتوں کے حقوق

تھائی لینڈ (سیام) کی عورتوں کے مطالبہ حقوق کے متعلق ایک مضمون انگریزی روزنامہ پاکستان ٹائمز کی اشاعت ۳۰ اپریل ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا ہے جس سے اس ملک میں عورتوں کی حیثیت کے متعلق بعض انکشافات ہوئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ عورت جب شادی کرتی ہے۔ تو اس کی حیثیت مرد کے مقابلہ میں اس نابالغ بچہ کی سی ہو جاتی ہے۔ جس کو براہ راست اپنی ہی ملکیت پر اختیار نہیں رہتا۔ اور جو اپنے معاملات میں سرپرست کا مرہون ہوتا ہے وہ اپنی ملکیت پر بھی مالکانہ اختیار نہیں رکھتی اور اگرچہ مرد اپنی بیوی کو بدکاری کی بناء پر طلاق دے سکتا ہے۔ مگر عورت کو مرد کے خلاف کوئی ایسا حق حاصل نہیں بلکہ عملاً ملک میں یہ رواج ہے کہ مرد جتنی داشتائیں چاہے بغیر کسی اعتراض کے رکھ سکتا ہے۔ اور وہ ایسا کھلم کھلا کر سکتا ہے۔ قدیم رواج یہی ہے۔ جہاں تک ذاتی ملکیت کا تعلق ہے۔ اگر عورت کوئی معاہدہ کرنا چاہے تو اس کے لئے خاوند کی اجازت لازمی ہوتی ہے۔

الغرض تھائی لینڈ میں عورتوں کا مطالبہ زیادہ تر اپنے ملکیتی حقوق کی واگذاری اور ازدواجی برائیوں کے تعلق میں ہے جو ایجی ٹیشن اس غرض کے لئے کی جا رہی ہے۔ اس نے ذمہ دار افسروں کو اس معاملہ کے متعلق سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اور بقول مضمون نگار ان کی نگاہ ان معاملات کے متعلق جرمنی۔ بلجیم اور فرانس کے قوانین کی طرف ہے۔

اسلام سے پہلے تمام دنیا میں عورت کو بھی دوسری بے جان چیزوں کی طرح ایک چیز ہی سمجھا جاتا تھا۔ اور مرد جس طرح بھی چاہتے ان سے سلوک کر سکتے تھے۔ آپ کسی ملک کی معاشرتی تاریخ دیکھ لیجئے۔ ہر جگہ یہی حال ہو گا۔ جاپان اور چین سے لے کر انگلستان تک عورت کو معاشرہ میں کوئی مقام حاصل نہیں رہا ہے۔ اور نہ وہ کسی امر میں خودمختار رہی ہے۔ ابھی چند ہی صدیاں ہوئی ہیں کہ انگلستان میں سرعام بیویوں کو فروخت کر دیا جاتا تھا۔ چین میں تو لڑکی کے پیدا ہوتے ہی لوہے کے جوتے پہنا دیئے جاتے تھے تاکہ ان کے پاؤں اتنے کمزور رہیں کہ وہ بھاگ نہ سکیں۔ قدیم دنیا میں یہ سب کچھ مذہب کے احکام کے ماتحت ہوتا رہا ہے۔ عیسائیوں کے اکثر بزرگ عورت میں روح کے منکر تھے۔

اس گھپ اندھیرے میں پہلی کرن عرب کی سرزمین سے پھوٹی۔ اسلام ہی وہ دین ہے جس نے عورت کو مرد کا درجہ بخشا، چنانچہ اسلام نے عورت کو اپنی ملکیت کے بارے میں ایسا ہی آزاد قرار دیا ہے۔ جیسا کہ مرد اپنی ملکیت کے بارے میں آزاد ہے۔ مرد کو عورت کے مالی معاملات میں اس کی مرضی کے بغیر دخل دینے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ وہ اپنی ملکیت کے متعلق جو چاہے کر سکتی ہے۔ اسی طرح باقی حقوق میں جو ان میں سب سے اہم اور بنیادی چیز یہ ہے۔ کہ جس طرح مرد اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے۔ اسی طرح عورت بھی اپنے اعمال کی ذمہ دار ہے۔

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى

کا اطلاق جس طرح مردوں پر ہوتا ہے۔ اسی طرح عورتوں پر بھی ہوتا ہے۔

(باقی)

اللہ تعالیٰ کی ایک اہم مخلوق ـ ملائکۃ اللہ

(مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب واقفِ زندگی)

(۲)

ملائکہ پر ایمان لانے کے فوائد

فرشتوں پر ایمان لانے کے یہ معنے ہیں کہ ان کو اور ان کی تحریکات کو مانا جائے کیونکہ ملائکہ جو کہیں صحیح ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے:۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّا اِبْلِیْسَ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ۔

ترجمہ:۔ اور اللہ نے جب ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا لیکن ابلیس نے انکار کر دیا۔ اور کافر ہو گیا۔

ملائکہ نے ابلیس کو کہا تھا کہ تم بھی آدم کو سجدہ کرو مگر اس نے اس نیک تحریک کا انکار کر دیا اور کافر بن گیا۔

جس طرح کتب اور رسل اور تقدیر اور قیامت پر ایمان لانے سے توجہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مبذول ہوتی ہے اسی طرح ملائکہ پر ایمان لانے سے بھی ولی توجہ خداوند تعالیٰ کی طرف پھر جاتی ہے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ ملائکہ پر بھی ایمان لایا جائے قرآن کریم میں آتا ہے:۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ۔ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ۔ (البقرہ)

ترجمہ:۔ رسول پر جو خدا کی طرف سے نازل ہوا اس پر وہ اور مومن ایمان لائے ہیں۔ سب کے سب اللہ پر۔ اس کے فرشتوں اور اس کی کتب اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے رب تیری بخشش کے طالب ہیں۔ اور تیرے پاس ہی انجام کار آنا ہے۔

فرشتوں سے تعلقات

فرشتوں سے مختلف قسم کے تعلقات بھی ہو سکتے ہیں جیسے ابتداء میں ایک اجنبی شخص کا دوسرے اجنبی شخص سے تعلق ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر پھر دوستی کا رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت انسان اور فرشتہ گویا دونوں ایک ہی طرف چلتے ہیں۔ اس کو تائید روح القدس کہتے ہیں۔ اس تائید کو نزول کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس میں دوام پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر غلام اور آقا والا تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت فرشتہ خادمانہ رنگ میں خدمت بجا لاتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام بھی ہے کہ

"آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔"

آگ کے غلام ہونے کا مطلب یہی ہے کہ آگ کا فرشتہ آپ کا غلام تھا۔

روحانی ترقی کرنے کا گُر

فرشتوں کی تحریکیں قلب انسانی پر ہوتی ہیں اور پھر اس کے ساتھ ساتھ آسانی بھی پیدا ہوتی جاتی ہے اس لئے اپنے دلوں کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے لوگوں کا کام عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ وہ دوسروں کے اعمال پر اعتراض کرتے ہیں اپنی طرف نہیں دیکھتے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ شیطانی تحریکات دنیا میں زیادہ معلوم ہوتی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں نیکی کی تحریکات کم ہوتی ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہر انسان جو کام کرتا ہے اس میں نیکی زیادہ ہوتی ہے۔ اگر کوئی بد انسان بھی بدی کرتا ہے تو اس میں بھی نیک پہلو غالب ہوتا ہے۔ بدی اس لئے زیادہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ گھناؤنی ہوتی ہے۔ جیسے ایک انسان کا اگر ناک کٹا ہوا ہو تو ہر ایک کی نگاہ اس کے ناک پر پڑے گی۔ حالانکہ اس کے دوسرے اعضاء اچھے بھلے ہوتے ہیں۔

فرشتوں سے تعلق کو کس طرح بڑھایا جا سکتا ہے؟

فرشتوں کی تحریکوں پر عمل کر کے ان سے تعلق کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

جسم کو ترقی دینے کے ذرائع محدود ہیں مگر روح کو ترقی دینے کے ذرائع غیر محدود ہیں۔ جسم ہے جو ترقی کر کے چھ سات فٹ حد نو فٹ تک ترقی کریگا اس کے بعد ترقی بند ہو جاتی ہے مگر روح برعکس اس کے بڑھتی رہتی ہے۔ وہ قوتیں جن کا روحانیات سے تعلق ہے وہ کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ مثلاً دماغ میں باتوں کے محفوظ کرنے کے ذرات ہیں وہ جتنے بڑھائیں بڑھ سکتے ہیں۔ سو جسم اور روح کا واسطہ دماغ ہی ہے اس لئے جن لوگوں کے ملائکہ سے تعلقات بڑھ جاتے ہیں۔ وہ ملائکہ کے فیوض سے بڑھ چڑھ کر بہرہ ور ہوتے ہیں۔

دوسرا زریں اصول

کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

ہے کہ صادقوں کے ساتھ مل جاؤ۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ صادقوں سے ایسا تعلق پیدا کرو کہ جبرائیل کا جو اثر ان پر ہوتا ہے اس سے تمہیں بھی سہارا مل جائے۔ ایک بگڑے ہوئے کے اٹھانے کا کیا ذریعہ ہے یہی کہ وہ دوسرے کو پکڑ کر اور اس کا سہارا لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جس انسان پر جبریل نازل ہوتا ہے۔ اس کے پاس بیٹھنے سے اس کی برکات حاصل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ اس کی آنکھوں سے اس کے ہاتھوں سے۔ اس کے جسم کے ہر ذرہ سے ایسی نورانی شعاعیں نکلتی ہیں جو قلوب پر اثر کرتی ہیں۔

تیسرا ذریعہ اس تحریک کو ترقی دینے کا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔ جیسے خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریمؐ پر درود شریف بھیجتے ہیں اس لئے اے مومنو! تم بھی آپ پر درود بھیجو اور سلامتی بھی۔ اس درود کے نتیجہ میں فرشتوں سے تعلق ہو جاتا ہے۔ جیسے فرمایا

ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۔

ترجمہ:۔ وہی ذات تم پر درود بھیجتی ہے اور اس کے فرشتے تاکہ تم کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالے۔

چوتھا طریق جس سے فرشتوں سے تعلق پیدا ہوتا ہے تلاوتِ قرآنِ کریم ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جہاں قرآن کریم پڑھا جائے اس جگہ فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

پانچواں طریق یہ ہے کہ جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے۔ ان کے پڑھنے سے بھی فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اور فرشتوں کی تحریکیں بڑھتی اور ترقی کرتی ہیں۔

چھٹا ذریعہ جس سے فرشتوں سے تعلق بڑھتا اور ان سے فیض حاصل کیا جاتا ہے۔ وہ خلیفہ کے ساتھ تعلق اور خلافت سے وابستگی ہے۔ جیسا خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ لَھُمْ نَبِیُّھُمْ اِنَّ اٰیَۃَ مُلْکِہٖٓ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ التَّابُوْتُ فِیْہِ سَکِیْنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَبَقِیَّۃٌ مِّمَّا تَرَکَ اٰلُ مُوْسٰی وَاٰلُ ھٰرُوْنَ تَحْمِلُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ

ترجمہ:۔ اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ اس کی حکومت کی دلیل یہ (بھی) ہے کہ تمہیں (ایک ایسا) تابوت ملے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے تسکین (ہوگی) اور اس چیز کا بقیہ ہوگا جو موسیٰ کے متعلقین اور ہارون کے متعلقین نے (اپنے پیچھے) چھوڑا۔ فرشتے اسے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

ایک زمانہ میں ایک نبی سے لوگوں نے

کہا کہ ہمارے لئے اپنا ایسا جانشین مقرر کر دیجئے جس سے ہم دنیوی معاملات میں مدد حاصل کریں۔ لیکن جب ان کے لئے ایک جانشین مقرر کیا گیا تو انہوں نے کہہ دیا اس میں وہ کونسی بات ہے جو ہمارے اندر نہیں ہے۔ میں نے کہا آؤ بتائیں اس میں کونسی بات ہے جو تم میں نہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ جو لوگ اس سے تعلق رکھیں گے ان کو فرشتے تسکین دیں گے۔ اس سے ظاہر ہے کہ خلافت کے ساتھ وابستگی بھی ملائکہ سے تعلق پیدا کراتی ہے۔ کیونکہ بتایا گیا ہے کہ ان کے دل فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ تابوت کے معنے دل اور سینہ کے ہیں۔ پس ملائکہ کے نزول کا ایک ذریعہ خلافت سے وابستگی بھی ہے۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل کرم سے ہمیں بھی فرشتوں سے تعلق میں بڑھائے اور ان کے فیوض سے پوری طرح مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اَللّٰھُمَّ آمین۔

حضرت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم کی چند خصوصیات

(از مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ۔ کراچی)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص خادم حضرت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم کو اگرچہ میں قادیان کے زمانہ سے جانتا تھا لیکن انہیں ملنے اور ساتھ کام کرنے کا موقع کراچی میں میسر آیا۔ مرحوم کی ذات میں جن خصوصیات کا مجھے مطالعہ کرنے کا موقع ملا اور جن سے میں متأثر ہوا ان کا ذکر کرتا ہوں۔

مرحوم کو اگرچہ اللہ تعالیٰ نے نیک خادمِ دین شہرت یافتہ اولاد عطا کی لیکن جماعت میں جو ان کی عزت تھی اس کی وجہ خود ان کا تبتل الی اللہ الطاعت و وفا شعاری خدمتِ خلق فرض شناسی کی خوبیاں تھیں۔ ان کا دل خوفِ خدا سے ہمیشہ معمور رہتا اور ذکرِ الٰہی کو وہ اپنی غذا سمجھتے۔ رضاءِ الٰہی کی طلب میں مستعد رہتے۔ وہ اس بات کو بہت پسند فرماتے تھے کہ کوئی ان کو خدا تعالیٰ کی باتیں سُناتا رہے۔ ایک دفعہ احمدیہ ہال میں خاکسار کو ذکرِ الٰہی کے موضوع پر خطبہ پڑھنے کا موقع ملا۔ نمازِ جمعہ کے بعد چوہدری صاحب ٹھہرے رہے اور مجھے ایک طرف علیحدہ لے جا کر فرمایا آج آپ نے میری روح خوش کر دی جزاکم اللہ جماعت کو ایسے ہی خطبات کی ضرورت ہے پھر آبدیدہ ہو کر میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا میں ڈرتا ہوں مجھ سے ذکرِ الٰہی میں کمی رہ گئی تو کیا ہو گا۔ پھر فرمایا آپ دعا کریں کہ میرا یہ خانہ بھرپور رہے۔

نماز باجماعت کا ہمیشہ التزام رہا نہ صرف خود نماز باجماعت کے لئے تشریف لاتے اپنے چھوٹے بڑے سب بچوں کو ساتھ لاتے خواہ کتنی دُور سے آنا پڑے۔ ایک موقع پر جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کراچی میں تشریف فرما تھے فجر کی نماز پڑھانے کے لئے حضور نے علالتِ طبع کی وجہ سے اطلاع بھجوائی کہ خاکسار پڑھا دے۔ خاکسار حسبِ حکم نماز پڑھائی اور نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ یوسف کا پہلا رکوع پڑھا اور دوسری رکعت میں سورۃ البروج نماز اور درس کے بعد چوہدری صاحب مرحوم نے مجھے فرمایا کہ آج نماز میں بہت لطف آیا۔ میں نے عرض کیا کہ کیوں۔ کیا بات ہوئی۔ فرمایا آج ہی رات میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ آپ نماز پڑھا رہے ہیں اور اس کی پہلی رکعت میں سورۃ یوسف کا پہلا رکوع پڑھا ہے۔ آپ نے جب اس رکوع کی تلاوت شروع کی تو میرا دل خدا تعالیٰ کے حضور جھک گیا اور بہت دعا کا موقع ملا۔

دوسری خصوصیت میں نے مرحوم میں یہ پائی کہ آپ خلیفۂ وقت سے بہت محبت کرتے تھے اور اطاعتِ امام کو اپنا شعار بنایا ہوا تھا۔ اپنی ہر تکلیف اپنی ہر خوشی میں امام کا مشورہ شامل فرماتے اور پھر احباب سے اس کا ذکر فرماتے تاکہ دوسروں میں بھی یہی شعور بیدار ہو۔ ان کا یہ بیان انتہائی مؤثر اور دلکش ہوتا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی کے واقعات مجھ سے اکثر بیان فرماتے بالخصوص اپنے فرزند جناب ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی تعلیم کا ذکر اور فرماتے تھے کہ یہ ترقی اور برکت حضور کی توجہ اور دعا کا نتیجہ ہے۔

تیسری خصوصیت مرحوم میں یہ تھی کہ ثمردار شاخ کی طرح جھکے ہوئے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر بڑے بڑے فضل نازل فرمائے نیک بی بی عطا کی اور میری سب اولاد کو مبائع بنایا۔ مجھے ان سب کی ترقیات اخلاص اور ایمان کے ساتھ دکھلائیں اور یہ ذکر کر کے ان کی آنکھیں نمناک ہو جاتیں۔ فروتنی۔ سادگی ان کا شعار رہا۔ تکبر اور بناوٹ سے مرحوم کو بہت نفرت تھی۔ ایک دن مجھے فرمایا کہ میں اپنے رشتہ داروں اور اولاد سے محض لوجہ اللہ محبت رکھتا ہوں۔ اس اظہارِ محبت میں بھی توحید باری تعالیٰ کا مرحوم لحاظ فرماتے۔

ایک اور خوبی جو مرحوم میں نمایاں طور پر پائی جاتی تھی وہ جماعت کی اصلاح و تربیت کا فکر تھا۔ وہ کسی فردِ جماعت میں بھی کوئی قابلِ اصلاح بات پاتے تو بے جھجک اس کو سمجھاتے خواہ اس کا جماعت میں کوئی بھی مقام ہو۔ ان کے سمجھانے کا طریق پُرحکمت و پُرخلوص ہوتا۔

مرحوم دعاگو بزرگ تھے۔ دعا ان کی غذا تھی۔ اور دعا پر بے حد یقین تھا۔ ایک دفعہ احمدیہ ہال تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ آج اجتماعی دعا کرا دیں عزیزم ڈاکٹر سلام صاحب کے انعام کا فیصلہ ہونے والا ہے میں چاہتا ہوں کہ یہ اعزاز ایک مسلمان اور ایک پاکستانی کو حاصل ہو اس وقت جو احباب موجود تھے سب نے مل کر لمبی دعا کی۔ اس دعا کا تمام حاضرین پر خاص اثر تھا۔ مجھے اس دعا کی لذّت آج تک یاد ہے۔ دعا کے بعد فرمانے لگے جزاکم اللہ انشاء اللہ یہ دعا قبول ہو گی۔ اور پھر خدا نے ایسا ہی کیا۔ میں نے ایک دن اپنی بچی کے لئے امتحان میں کامیابی کے واسطے دعا کے لئے عرض کیا فرمانے لگے انشاء اللہ میں دعا کروں گا۔ پھر یکایک میرا ہاتھ زور سے تھام کر فرمایا کہ وہ نہ صرف اس امتحان میں بلکہ سب امتحانوں میں کامیاب ہو گی۔ انشاء اللہ۔ خدا تعالیٰ نے اسے میٹرک اور ایف۔ ایس سی دونوں امتحانوں میں فرسٹ ڈویژن میں کامیاب کیا۔ اس سلسلہ میں مجھے اپنے فرزند ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی کامیابیوں کے متعلق اپنی کئی خوابیں سُنائیں۔ مرحوم کو اکثر سچے خواب آتے۔ باوجود صاحب کشف و رؤیا ہونے کے بے محل کبھی اس کا تذکرہ نہ فرماتے ایک دن فرمایا کہ مولوی صاحب مجھے اس قسم کے اظہار سے شرم محسوس ہوتی ہے۔ نہ معلوم لوگ میرے ذکر کرنے سے کیا سمجھنے لگیں۔

سلسلہ کے خدام اور علماء کا بے حد احترام فرماتے۔ کسی وقت بھی سلسلہ کی خدمت کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ اس عاجز سے اکثر فرماتے تم میرے دوست کے فرزند ہو اور تم پر جو خدا نے فضل کیا کہ سلسلہ کے کام کی توفیق دی اس سے مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ ماہِ صیام میں اخویم محترم مسعود خورشید صاحب کے مکان پر ہر سال درس کا انتظام ہوتا ہے آپ اس درس میں شریک ہوتے۔ کبھی کبھی حضرت مصلح موعودؓ کا جو درس آپ نے سُنا تھا اس کا کوئی نکتہ ٭

٭ یاد آجاتا تو اس کو بیان کرتے۔ درس کے بعد اجتماعی دعا کے لئے میں عموماً آپ سے درخواست کرتا۔ آپ نہایت رقّت سے دعا کراتے۔

غرض ساری عمر خدمتِ اسلام کے لئے اپنے آپ کو وقف رکھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم چوہدری صاحب کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو اور ہم سب کو بھی یہ توفیق عطا کرے کہ قرآنِ کریم میں مذکور جس قدر نیک کام ہیں ان پر ہم عمل کرنے والے بنیں اور ہمارا انجام بخیر ہو۔ آمین ٭

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے قابلِ رشک قربانی

مکرم سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کراچی نے اطلاع دی ہے کہ محترمہ عابدہ مبارکہ صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب انجنیئر ناظم آباد کا فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے وعدہ -/۲۱ روپے تھا اس بچی نے اپنے وعدہ میں یکصد روپیہ کا اضافہ کر کے کل وعدہ -/۱۲۱ روپیہ ادا فرما دیا ہے اللہ تعالیٰ اس عزیزہ کی قربانی کو قبول فرمائے اور اسے اپنے دینی اور دنیوی افضال و برکات سے نوازے۔ عزیزہ نے اپنے اس عمل سے دوسری بچیوں کے لئے بھی قابلِ رشک عمدہ مثال قائم کی ہے جَزَاھَا اللہُ تَعَالٰی اَحْسَنَ الْجَزَاء۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

حج بیت اللہ کا سفر

(۲)

از مکرم ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مورو گورو تنزانیہ

طواف زیارت کے بعد ایک دن ہم مکہ مکرمہ میں رہے ۔ نماز حرم شریف میں پڑھتا رہا ۔ آب زمزم کئی بار دل بھر کر پیا اور دعائیں کرتا رہا ۔ یکم مارچ ۱۹۶۹ کو ہم مدینہ منورہ کے لئے بذریعہ ٹیکسی روانہ ہوئے ۔ ہم پانچ افراد تھے اور ۸۰/- ریال ٹیکسی کا کرایہ ادا کیا ۔ مکہ مکرمہ سے مدینہ قریباً ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے ۔ سڑک بحر احمر کے کنارے چلی جاتی ہے ۔ تقریباً ایک سو میل کے بعد بحر احمر ایک طرف دور رہ جاتا ہے ۔ سارا راستہ ہی خشک اور پہاڑی ہے سخت گرمی ہے ۔ ہاں مدینہ منورہ کے قریب آکر کچھ سبزہ نظر آتا ہے اور کھجوروں کے باغات ہیں ۔ راستہ میں دو تین جگہ پر بسیں اور ٹیکسیاں رکتی ہیں اور مسافر وہاں ہوٹلوں سے کھانا کھاتے ہیں ہم دوپہر گیارہ بجے چل کر شام کے سات بجے مدینہ پہنچے ۔ مدینہ کے باہر پولیس کی چوکی پر ہمارے پاسپورٹ چیک ہوئے اور میں ایک معلم کے پاس رہنے کے لئے چلا گیا ۔ یہ معلم بڑی اچھی طرح سے پیش آیا اور رہائش کے لئے تمام سہولتیں مہیا کردیں

دوسرے دن ۲ مارچ کو صبح نماز سے فراغت کے بعد مسجد نبوی میں گیا ۔ مسجد نبوی بڑی عالیشان بلڈنگ ہے ۔ زیارت مدینہ منورہ کی تڑپ اور شوق ہر مسلمان کے دل میں ہوتا ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک مسجد ہے اور حضور کا روضۂ مبارک ہے ۔

مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد منبر اور روضۂ مبارک کے درمیان کھڑے ہوکر میں نے دو رکعت نفل ادا کئے اس کے بعد میں نے حضرت ابو بکر صدیق کے مزار پر دعا کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضر ہوکر دعا کی ۔

اس کے بعد میں نے اسی مقام پر بیٹھنے کے لئے جگہ حاصل کی جہاں صحابہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھکر دینی باتیں فرمایا کرتے تھے وہاں دو نفل ادا کئے اور ایک سیپارہ قرآن مجید کا تلاوت کیا ۔

بعد میں روزانہ نمازیں مسجد نبوی کی میں ادا کرتا رہا اور ۵ مارچ کو جنت البقیع دیکھا ۔ یہ مدینہ منورہ کا قبرستان ہے ۔ جس میں اکثر ازواج مطہرات حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ اور صاحبزادی حضرت فاطمہؓ حضور کے چچا حضرت عباسؓ حضرت عثمان غنیؓ اور تقریباً دس ہزار صحابہ کرام و اولیائے عظام مدفون ہیں ۔ اس قبرستان میں صرف مردوں کو ۔ ۔ ۔ ۔ اندر جانے کی اجازت ہے ۔ عورتوں کو اجازت نہیں ہے سارے قبرستان کے اردگرد اونچی دیوار ہے اور دو آہنی دروازے مقفل رہتے ہیں ۔ صبح دروازہ چند گھنٹوں کے لئے کھلتا ہے پھر عصر کے بعد کچھ دیر کے لئے کھلتا ہے ۔ سب قبریں چھوٹی چھوٹی ہیں ۔ لمبی قد آدم قبریں نہیں بنائی گئیں ۔ قبرستان میں داخل ہوکر مختلف بزرگوں کے مزاروں پر دعا کی ۔

اس کے بعد مقام احد دیکھا احد ایک بہت بڑے پہاڑ کا نام ہے یہ پہاڑ مدینہ منورہ شہر سے شمال کی جانب تقریباً تین میل پر ہے ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں "

یہی وہ جگہ ہے جہاں ۳ھ میں مشہور غزوہ احد ہوا تھا ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے اور دندان مبارک شہید ہوا تھا ۔ بہتر صحابہ کرام شہید ہوئے تھے ۔ ان میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا سید الشہداء حضرت حمزہ رضؓ بھی تھے یہ سب شہداء یہاں آرام فرما ہیں ۔ حضرت حمزہؓ کے مزار کے قریب ہی مسجد ہے جس کا نام مسجد حمزہ ہے وہاں دو رکعت نفل ادا کئے اس کے بعد تمام شہداء کے مزاروں پر دعا کی ۔ یہاں بھی صرف مردوں کو اندر جانے کی اجازت ہے ۔ عورتوں کو نہیں اس کے بعد ٹیکسی میں بیٹھکر مسجد قباء ، مسجد غمامہ ، مسجد قبلتین ۔ مسجد ذباب وغیرہ کی زیارت کی اور مسجدوں میں دو دو نفل پڑھے ۔ ان سب مسجدوں میں مسجد قبلتین کی تاریخ دلچسپ ہے ۔ مدینہ کے شمال و غروب میں وادی عقیق کے قریب واقع ہے ۔ اس میں ایک محراب بیت المقدس کی طرف اور دوسری خانہ کعبہ کی جانب بنی ہوئی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ وہاں تشریف لے گئے ۔ وہاں ظہر کا وقت ہو گیا آپ نماز پڑھا رہے تھے کہ یہ آیت نازل ہوگئی فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۔

یعنی آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف کیجئے ۔ نماز ہی کی حالت میں آپ نے مع صحابہ کرام کے کعبہ کی طرف منہ کر لیا اس لئے اس مسجد کا نام مسجد قبلتین ہو گیا

۷ مارچ ۱۹۶۹ کو ٹیکسی میں بیٹھکر جدہ آئے ۔ کیونکہ میری واپسی کی سیٹ ہوائی جہاز سے ۹ مارچ کو ریزرو تھی ۔ جدہ پہنچنے پر معلوم ہوا کہ ۹ مارچ والا ہوائی جہاز اب نہیں جائے گا ۔ بلکہ ۱۵ مارچ کو جائے گا ۔ بڑا فکر ہوا ۔ کوشش کر کے سعودی عربین ایرویز کے جہاز میں ٹکٹ بدلوا کر سیٹ حاصل کی ۔ دس مارچ کو ہوائی جہاز روانہ ہوا ۔ راستے میں پورٹ سوڈان اسمارا ۔ نیروبی ۔ ممباسہ سے ہوتا ہوا گیارہ مارچ کو مغرب کے وقت دار السلام پہنچ گیا ۔ دوسرے دن احمدیہ مسجد دار السلام میں سواحیلی زبان میں حج کے حالات پر دو گھنٹہ تک تقریر کی اور سب حالات بیان کئے ۔ سب کو آب زمزم پلایا اور بعض احباب کو مدینہ کی کھجوریں تحفۃً دیں بعض کو تسبیح اور مکہ مکرمہ کی ٹوپیاں تحفۃً دیں ۔ خدا کے فضل سے افریقن احمدی احباب بہت خوش ہوئے ۔

۱۳ مارچ کو مورو گورو (Morogoro) بذریعہ ٹرین شام ۸½ بجے پہنچا احباب جماعت مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی کی معیت میں ریلوے اسٹیشن پر تشریف لائے ۔ سب مل کر بہت خوش ہوئے ۔ یہاں بھی احمدیہ مسلم مشن میں احباب کو حج کے حالات سنائے ۔ الحمد للہ ۔ آخر میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ میرا حج قبول فرمائے اور میری دعائیں جو حج کے دوران کی گئی ہیں اپنی جناب میں قبول فرمائے آمین ۔

مورو گورو کے غیر احمدی مسلمان بھی بہت خوش ہوئے کہ میں حج بیت اللہ کر کے واپس آیا ہوں ۔ یہ لوگ سمجھتے تھے ۔ کہ احمدی لوگ حج نہیں کرتے ۔ کئی لوگ افریقن اور عرب مجھ سے مصافحہ کرنے آئے اور میرے ہاتھ چومتے صرف اسلئے کہ میں نے حج کیا ہے

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

درخواست ہائے دعا

۱ ۔ خاکسار عرصہ دراز سے جسمانی دردوں کی وجہ سے بیمار ہے اور بیماری نے شدت اختیار کر لی ہے ۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

محمد صدیق لاہور

۲ ۔ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب کانپور لیدر سٹور کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں ۔ کافی علاج کروایا گیا ۔ مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا ۔ اب وہ سخت کمزوری کے باعث چلنے پھرنے کے قابل بھی نہیں ۔ ان کی صحت کے لئے خاص طور دعا فرمائیں ۔ (حافظ محمد اکرم حفیظ کلرک فضلوار نظام لاہور)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے ۔

وقفِ عارضی کے واقفین کی فہرست

(۵)

۴۷۱۴	مکرم بشیر احمد صاحب باجوہ	لاہور	
۴۷۱۵	؍؍ احمد اللہ خانصاحب	ربوہ	ضلع جھنگ
۴۷۱۶	؍؍ نسیم احمد صاحب	؍؍	؍؍
۴۷۱۷	؍؍ راجہ ناصر احمد صاحب	لائل پور	؍؍
۴۷۱۸	؍؍ سعید احمد صاحب	؍؍	
۴۷۱۹	؍؍ غلام حسن صاحب	راولپنڈی	
۴۷۲۰	؍؍ خواجہ عبد الغنی صاحب	؍؍	
۴۷۲۱	؍؍ محمد نعیب	؍؍	
۴۷۲۲	؍؍ محمد شریف صاحب	ربوہ	ضلع جھنگ
۴۷۲۳	؍؍ محمد حسن صاحب	ڈنگہ	؍؍ گجرات
۴۷۲۴	؍؍ محمد صالح صاحب	مرالہ	؍؍ ؍؍
۴۷۲۵	؍؍ اسلام الدین صاحب	کالہ موسےٰ	؍؍ ؍؍
۴۷۲۶	؍؍ رانا فیض بخش صاحب نون	بستی جمال والا	؍؍ ملتان
۴۷۲۷	؍؍ ولایت خان صاحب	مرالہ	؍؍ گجرات
۴۷۲۸	؍؍ مولا بخش صاحب	اوچ شریف	؍؍ بہاولپور
۴۷۲۹	؍؍ خلیل احمد صاحب	چک ۱۲۱ گوکھووال	؍؍ لائل پور
۴۷۳۰	؍؍ عبد القادر خان صاحب	ڈیرہ غازیخان	
۴۷۳۱	؍؍ مہدی شاہ	سانگلہ ہل	؍؍ شیخوپورہ
۴۷۳۲	؍؍ عبد الجلیل خان صاحب	ربوہ	؍؍ جھنگ
۴۷۳۳	؍؍ ہدایت اللہ صاحب	چک ۳۵ ر	؍؍ سرگودہا
۴۷۳۴	؍؍ پیر محمد صاحب گوگیرا	ٹنڈو باگو	؍؍ حیدر آباد
۴۷۳۵	؍؍ محمد عبد اللہ صاحب	چک ۸۹ ج۔ب (۸۹)	؍؍ لائل پور
۴۷۳۶	؍؍ چوہدری نعمت اللہ صاحب	چک ۸۹ ج۔ب رتن	؍؍
۴۷۳۷	مولوی غلام محمد صاحب	سعد اللہ پور	
۴۷۳۸	؍؍ چوہدری بشیر احمد صاحب	لاہور	
۴۷۳۹	؍؍ صوبیدار محمد حسین صاحب	لاہور چھاؤنی	
۴۷۴۰	؍؍ مرزا اعظم بیگ صاحب	ایوب کالونی	حیدر آباد
۴۷۴۱	؍؍ چوہدری محمد انور حسین صاحب	شیخوپورہ	
۴۷۴۲	؍؍ بشیر احمد صاحب گوندل	حیدر آباد	
۴۷۴۳	؍؍ رانا چراغ دین صاحب	ربوہ	
۴۷۴۴	؍؍ صوبیدار مختار محمود صاحب	؍؍	
۴۷۴۵	؍؍ حکیم عنایت اللہ صاحب	ناصر آباد	ضلع تھرپارکر
۴۷۴۶	؍؍ ذیلدار بشیر احمد صاحب	محمد آباد	؍؍ ؍؍
۴۷۴۷	؍؍ دھنی بخش صاحب	ڈگوٹ	؍؍ ؍؍
۴۷۴۸	؍؍ رشید اختر صاحب	راولپنڈی	
۴۷۴۹	؍؍ چوہدری علی محمد صاحب	باڈیانوالہ	ضلع شیخوپورہ
۴۷۵۰	؍؍ ؍؍ تاج الدین صاحب	؍؍	؍؍
۴۷۵۱	؍؍ غلام احمد صاحب عابد	حیدر آباد	
۴۷۵۲	؍؍ چوہدری احمد خان صاحب	چک ۳۰ جنوبی	ضلع سرگودہا
۴۷۵۳	؍؍ حشمت علی صاحب	جیرے والا	؍؍ مظفر گڑھ
۴۷۵۴	؍؍ چوہدری سارنگ خانصاحب	مرڑھ بلوچاں	؍؍ شیخوپورہ
۴۷۵۵	؍؍ نصیر احمد صاحب باجوہ	ربوہ	ضلع جھنگ
۴۷۵۶	؍؍ چوہدری برکت اللہ صاحب	؍؍	؍؍
۴۷۵۷	؍؍ دین محمد صاحب	چک ۱۷/۱	ضلع شیخوپورہ
۴۷۵۸	؍؍ ڈاکٹر محمد مختار صاحب	؍؍ ۱۸/۷	؍؍ ؍؍
۴۷۵۹	؍؍ محمد رمضان صاحب	سانگلہ ہل	؍؍ ؍؍
۴۷۶۰	؍؍ سلطان احمد صاحب بسرا	ربوہ	؍؍ جھنگ

[redacted]

اعلان دار القضا

شیخ عبد الہادی صاحب اسسٹنٹ انجینئر واپڈا ہاؤس لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب محترم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ مورخہ ۱۱/۱۲/۶۶ کو وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کا مکان ۱۱/۱۷ واقع محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ جو دس مرلہ زمین پر تعمیر شدہ ہے۔ یہ مکان میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء کو اس انتقال پر اعتراض نہیں ہے۔

(۱) سلیمہ بیگم صاحبہ بیوہ شیخ عبد القادر صاحب مرحوم (۲) شیخ عبد الماجد صاحب (۳) شیخ عبد الشکور صاحب (۴) شیخ عبد الواحد صاحب (۵) شیخ عبد المالک صاحب پسران شیخ عبد القادر صاحب مرحوم (۶) عائشہ صادقہ فرحت صاحبہ (۷) مریم صدیقہ صاحبہ (۸) طاہرہ صدیقہ صاحبہ دختران شیخ عبد القادر صاحب مرحوم۔

اگر کسی وارث کو اس پر اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

محترم چوہدری محمد حسین صاحب کی وفات پر تعزیتی قرار دادیں

مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب کی وفات پر مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے تعزیتی قرار دادیں موصول ہوئی ہیں مفصل قرار دادیں بوجہ عدم گنجائش شائع نہیں کی جا رہیں۔

جماعت احمدیہ جھنگ شہر۔ جماعت احمدیہ ملتان۔ مجلس خدام الاحمدیہ ملتان جماعت احمدیہ کراچی۔ جماعت احمدیہ جہلم۔

۴۷۶۱	مکرم چوہدری فتح علی صاحب	چک ۹۹ شمالی	ضلع سرگودہا
۴۷۶۲	؍؍ محمد یعقوب صاحب	؍؍ ۴۸ ج ب	؍؍ لائل پور
۴۷۶۳	؍؍ محمد ابراہیم صاحب	کوٹ مومن	؍؍ سرگودہا
۴۷۶۴	؍؍ عبد اللطیف صاحب	۳/ T.D.A	؍؍ ؍؍
۴۷۶۵	؍؍ صوفی کریم بخش صاحب	ربوہ	؍؍ جھنگ
۴۷۶۶	؍؍ ایم نور محمد صاحب	واہ کینٹ	؍؍ راولپنڈی
۴۷۶۷	؍؍ میاں سلطان بخش صاحب	کھاریاں	؍؍ جہلم
۴۷۶۸	؍؍ ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب	سانگلہ ہل	؍؍ شیخوپورہ
۴۷۶۹	؍؍ منشی غلام قادر صاحب	؍؍	؍؍
۴۷۷	؍؍ حفیظ احمد صاحب	؍؍	؍؍
۴۷۷۱	؍؍ محمد اسمٰعیل اسلم صاحب	ربوہ	؍؍ جھنگ
۴۷۷۲	؍؍ خواجہ عبد اللہ صاحب	؍؍	؍؍ ؍؍
۴۷۷۳	؍؍ چوہدری رمضان علی صاحب	؍؍	؍؍ ؍؍
۴۷۷۴	؍؍ صوفی غلام محمد صاحب	؍؍	؍؍ ؍؍
۴۷۷۵	محترمہ نذیر بیگم صاحبہ	رسول نگر	؍؍ گوجرانوالہ
۴۷۷۶	؍؍ ناصرہ بیگم صاحبہ	ربوہ	؍؍ جھنگ
۴۷۷۷	؍؍ حمیدہ خانم صاحبہ	راولپنڈی	؍؍
۴۷۷۸	؍؍ طالعہ بی بی صاحبہ	چک چیچھم	ضلع گوجرانوالہ
۴۷۷۹	؍؍ محمد عالم صاحب	ربوہ	؍؍ جھنگ
۴۷۸۰	؍؍ میجر بشیر احمد صاحب	چک ۱۱/۱ ہیریانوالہ	؍؍ ؍؍
۴۷۸۱	؍؍ خان عبد المجید خان صاحب	ربوہ	؍؍ جھنگ
۴۷۸۲	؍؍ سردار محمد صاحب ربوہ	؍؍	؍؍ ؍؍
۴۷۸۳	؍؍ ڈاکٹر محمد صاحب	قمر آباد	؍؍ نواب شاہ
۴۷۸۴	؍؍ حاجی کریم بخش صاحب	؍؍	؍؍

(باقی)

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا خطاب

اہم عالمی مسائل پر تبصرہ

اقوام متحدہ کے نامہ نگاروں کی انجمن نے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ کے اعزاز میں جو لنچ ۱۷ اپریل کو دیا تھا اس میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے عالمی سیاسی حالات پر تبصرہ کیا۔

عالمی سیاسی صورت حال سے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ گزشتہ موسم خزاں کے بعد سے بین الاقوامی صورت حال بالکل نہیں سنبھلی ہے۔ وہ محسوس کر رہے تھے کہ اگر اضطراب و بے چینی کو کم کرنے کے لئے بین الاقوامی جمعیت نے فوراً اہم قدم نہ اٹھائے اور سیاسی فضا کو بہتر بنانے کے لئے پُرامن خوشگوار حالات پیدا کرنے کی کوشش نہ کی گئی تو سیاسی صورت زیادہ بگڑ جائے گی۔ انسانیت امن و عافیت اور ترقی کی خاطر تمام قوموں کے لئے سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اقوام متحدہ کو فروغ حاصل ہو اور اسے قیام امن کے ضمن میں ایک حقیقی مؤثر آلہ کار کی حیثیت سے تقویت دی جائے تمام مسائل کا حل اسی میں پوشیدہ ہے جو لوگ اس تصور کے حامی ہیں کہ امن و عافیت اور ترقی کی خاطر ایک حقیقی مؤثر آلہ کار کی حیثیت سے اقوام متحدہ کو ضرور ترقی دی جائے۔ انہیں یہ معلوم کرنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہئیے کہ وہ اسی انداز میں کام کر رہی ہے یا نہیں جس کی خاطر اسے قائم کیا گیا تھا۔

بڑی طاقتوں کے ضمن میں انہیں لکھا کہ ان کی اعانت اور شرکت کے بغیر اقوام متحدہ حسب ضرورت کام نہیں کر سکے گی۔ اور یہ کہ بین الاقوامی کیفیت ہمیشہ کی طرح پیچیدہ بنی رہے گی۔ بین الاقوامی صورت حالات کو بہتر بنانے کے لئے اولین سب سے اہم ضرورت یہ ہے کہ اقوام متحدہ کو امن و ترقی کے آلہ کار کی حیثیت سے خوب مضبوط کیا جائے۔

مشرق وسطیٰ کے بارے میں سیکرٹری جنرل نے کہا میں ذاتی طور پر سب سے پہلے یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اقوام متحدہ کو اس مسئلہ کا حل معلوم کرنے کے لئے نہایت مستعدی سے کام کرنا چاہیئے۔ انہوں نے نہایت شدت کے ساتھ محسوس کیا کہ یہ بین الاقوامی جمعیت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس علاقے میں انصاف اور دیرپا امن قائم کرنے کی کوشش کرے اقوام متحدہ کی طرف سے اس فرض کی ادائیگی میں لازمی طور پر سلامتی کونسل کے مستقل ارکین کو حصہ لینا چاہیئے۔

مشرق وسطیٰ میں ان کے خصوصی نمائندے سفیر گنار یارنگ گزشتہ ڈیڑھ سال سے سرگرداں ہیں کہ کسی طرح سلامتی کونسل کی ۲۲ نومبر ۱۹۶۷ والی قرارداد کے دائرے میں رہتے ہوئے تلاش امن کی صورت پیدا کی جائے۔ لیکن اب تک اس جستجو میں کوئی خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ انہیں اس بات کا یقین نہیں کہ مسٹر یارنگ آئندہ مزید ڈیڑھ دو سال تک اس تقریباً لاحاصل کوشش کا اعادہ کرتے رہیں گے۔

اسی لئے ان کا خیال ہے کہ سلامتی کونسل کے مستقل اراکین مستعدی کے ساتھ اس میں حصہ لیں کیونکہ کونسل کے چار مستقل اراکین کا طے شدہ مقصد یہ ہے کہ وہ مسٹر یارنگ کی مدد کریں۔ انہوں نے ان کے مذاکرات کی کامیابی کے لئے زبردست امیدیں قائم کیں۔

اسرائیل کے راہنماؤں نے جو عام بیانات دیئے ہیں ان سے بقول سیکرٹری جنرل یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سلامتی کونسل کی قرارداد کو تسلیم کرتے ہیں۔ البتہ اسرائیل نے کوئی ایسا بیان نہیں دیا کہ وہ اس قرارداد پر عمل کرنے کے لئے تیار بھی ہے۔ اس نے جو فارمولا پیش کیا ہے اس کے مطابق وہ ایک اقرار نامے کے ذریعے اس پر عمل کرنا چاہتا ہے۔

اقوام متحدہ کا فرض ہے کہ وہ ایسے تمام نازک معاملات میں جن سے بین الاقوامی امن و سلامتی کو خطرہ لاحق ہو ضرور قدم اٹھائے۔

درخواستِ دعا

برادرم محمد اسلم صاحب شاد ایم اے ماڈرن موٹرز لاہور کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد ابراہیم سار چوہدری۔ مدرس)

۲۔ ہمشیرہ آمنہ بلقیس صاحبہ لندن میں کار کے حادثہ میں شدید طور پر زخمی ہو گئی ہیں۔ چہرے کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی ہے۔ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ناصر احمد چغتائی۔ ۶۸ سی۔ ماڈل ٹاؤن لاہور

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

بچت کیجیے

دانا وہی جو دانہ دانہ اکٹھا کرے

قطرہ قطرہ دریا، دانہ دانہ کھلیان اور چھوٹی چھوٹی بچت سرمایہ!
آپ کی چھوٹی چھوٹی بچت کو سرمایہ بنانے کے سلسلہ میں پوسٹ آفس سیونگ بینک نے ملک کے گوشے گوشے میں دس ہزار سے زیادہ شاخیں کھول رکھی ہیں اس میں آپ کے سرمایہ کی ضامن خود حکومت ہے۔

آپ کے سیونگ اکاؤنٹ پر پانچ فیصد منافع دیا جاتا ہے جو ملک بھر میں سب سے زیادہ ہے اور اس پورے منافع پر انکم ٹیکس بھی معاف ہے۔

صرف دو روپیہ سے آج ہی اپنا سیونگ کا کھاتہ کھول لیجئے اور اپنی ہر بچت مسلسل جمع کراتے رہیے۔

عوام کا بینک
پوسٹ آفس سیونگ بینک
ہر بستی ہر شہر میں خدمت کو موجود

PRESTIGE D.F.P. 12/3.9

اگلے جہان کی جزائے نیک ایک غیر معمولی انعام ہے

یہ مقام ایسے ہی لوگوں کو حاصل ہوتا ہے جو صبر سے کام لیتے ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ القصص کی آیات ۸۰، ۸۱ فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وَلَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ میں بتایا کہ جس طرح اگلے جہان کی جزائے نیک ایک غیر معمولی انعام ہے اسی طرح اس انعام کا مستحق بننا بھی ایک بڑی قربانی چاہتا ہے اور یہ مقام ایسے ہی لوگوں کو حاصل ہوتا ہے جو صبر سے کام لیا کرتے ہیں۔ صبر کے معنے صرف جزع فزع سے بچنے کے ہی نہیں ہوتے بلکہ برے خیالات کا اثر قبول کرنے سے رکنے، ان کا مقابلہ کرنے اور نیکیوں پر ثابت قدم رہنے کے بھی ہوتے ہیں۔ پس انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ یہ مقام تمہیں اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ تم ان بد اثرات کا مقابلہ کرو جو قارون اور اس جیسے دوسرے افراد کی دنیوی شان و شوکت کو دیکھ کر تمہارے دل میں پیدا ہوتے ہیں اور پھر قارون کی طرح ظلم پر کمربستہ ہونے کی بجائے ہمیشہ بدیوں سے بچتے رہو اور نیکیوں پر پورے ثبات اور استقلال کے ساتھ قائم رہو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہارے روحانی آنکھیں کھل جائیں گی اور تمہیں نظر آنے لگ جائے گا کہ یہ دنیا آخرت کے مقابلہ میں بالکل حقیر اور ذلیل چیز ہے۔

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ میں بتایا کہ آخر قارون کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور خدائی عذاب اس پر نازل ہو گیا۔ بنی اسرائیل پر اس کے تمام مظالم اس طاقت اور عزت کی وجہ سے تھے جو فرعون کی خوشنودی کی وجہ سے اسے حاصل تھی مگر جب خدا تعالےٰ نے اسے تباہ کرنا چاہا تو ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ قارون بھی اور اس کا تمام خاندان بھی ذلیل کر دیا گیا۔ بائیبل میں لکھا ہے کہ زمین پھٹی اور قارون اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ اس میں غرق ہو گیا۔ گویا اس کی تباہی ایک زلزلہ کی وجہ سے ہوئی اور خَسَفَ کے لفظی معنے بھی یہی دھنسنے کے ہی ہیں۔ لیکن خَسَفَ فُلَانًا کے یہ معنے بھی ہوتے ہیں کہ اسے ذلیل کر دیا اور اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا جسے وہ ناپسند کرتا تھا۔ اس جگہ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ سے یہی مراد ہے کہ ہم نے اس کو اس کے سارے خاندان کو دنیا بھر میں ذلیل کر دیا۔

فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کے یہ معنے ہیں کہ وہ ایسا ذلیل ہوا کہ ملک بھر میں کوئی اس کا نام نہ لیتا تھا اور کوئی گروہ اس کی مدد کرنے کے لئے نہ نکلا۔

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ اور نہ وہ خود اپنی حالت بدل سکا۔ اِنْتَصَرَ کے معنے ہوتے ہیں اِنْتَقَمَ مِنْ عَدُوِّهٖ (اقرب) اپنے دشمن سے بدلہ لیا۔ پس اس کے معنے یہ ہیں کہ نہ وہ بیرونی تدبیر سے اپنی اس ذلت کو مٹا سکا اور نہ وہ اپنے علم سے کام لے کر جس پر اسے بڑا ناز تھا اپنے آپ کو اس تباہی سے بچا سکا ۔۔۔۔۔۔ جب قارون خدائی عذاب کی گرفت میں آگیا تو وہ لوگ جو کل تک اس پر رشک کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ کاش ہمیں بھی قارون جیسا مقام میسر آتا ان کی بھی آنکھیں کھل گئیں اور کہنے لگے کہ تعجب کی بات ہے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے وافر رزق عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اسے تنگی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہم پر احسان نہ کرتا اور ہماری اس کوتاہی کو معاف نہ کرتا کہ ہم نے قارون کو ایک بڑا آدمی سمجھ کر یہ خواہش کرنی شروع کر دی تھی کہ کاش ہم بھی ایک دوسرے قارون بن جائیں تو آج ہم کو بھی وہ بے نام و نشان کر دیتا اور وہی عذاب جو اس پر مسلط کیا گیا اس میں ہم بھی شریک ہوتے۔ پس سے ظاہر ہے کہ مجرموں کی تائید کرنا یا ان کی پیٹھ ٹھونکنا یا ان کے ظالمانہ افعال کی حمایت کرنا یا مجرموں کے مقابل میں آواز بلند کرنے والوں کی مخالفت کرنا بھی انسان کو سزا کا مستحق بنا دیتا ہے (تفسیر کبیر)

ڈاکٹر ذاکر حسین کی میت کو آج شام جامعہ ملیہ کے احاطہ میں سپرد خاک کر دیا جائے گا

ایئر مارشل نور خان جنازے میں پاکستان کی نمائندگی کریں گے

نئی دہلی ۵ مئی۔ بھارت کے صدر ڈاکٹر ذاکر حسین کی میت کو آج شام جامعہ ملیہ نئی دہلی میں سپرد خاک کر دیا جائے گا۔ ان کے جنازے میں شرکت کے لئے دنیا کے مختلف ممالک اپنے خاص نمائندے نئی دہلی بھیج رہے ہیں۔ پاکستان کی نمائندگی ڈپٹی چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور پاک فضائیہ کے کمانڈر انچیف ایئر مارشل نور خان کریں گے۔ وہ آج صبح اپنے طیارے میں راولپنڈی سے براہ راست نئی دہلی پہنچیں گے۔

ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ وزارت خارجہ میں شعبہ بھارت کے ڈائریکٹر مسٹر عنایت کریم ایئر مارشل کے ہمراہ ہوں گے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین کے سوگ میں آج پاکستان بھر میں قومی پرچم سرنگوں رہے گا۔ آج نئی دہلی میں پاکستان کا ہائی کمشن بھی بند رہے گا۔ ایک اطلاع کے مطابق اب تک دو لاکھ سے زائد افراد دہلی کے دربار ہال میں ڈاکٹر ذاکر حسین کا آخری دیدار کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر حسین پرسوں صبح دل کا شدید دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے تھے۔

دنیا کے مختلف ممالک کے سربراہوں نے بھارت کے قائم مقام صدر ڈاکٹر گری کے نام تعزیتی پیغامات بھیجے ہیں۔ جن میں ڈاکٹر صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ جن ملکوں کے سربراہوں نے تعزیتی پیغامات بھیجے ہیں ان میں جاپان، افغانستان، یوگوسلاویہ، تھائی لینڈ، چیکوسلواکیہ، ملائیشیا، سیلون، برما، برطانیہ، امریکہ، سپین، اٹلی، روس، متحدہ عرب جمہوریہ اور بھوٹان شامل ہیں۔

پاکستان کے صدر جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے کل قائم مقام صدر ڈاکٹر وی وی گری کے نام اپنے تعزیتی پیغام میں ڈاکٹر ذاکر حسین کی وفات پر دلی افسوس کا اظہار کیا تھا اور کہا تھا کہ ان کی وفات سے بھارت ایک نہایت عظیم شخصیت سے محروم ہو گیا ہے

فرانس میں تعلیمی ادارے بند کر دیئے گئے

پیرس ۵ مئی۔ پیرس اور کئی دوسرے شہروں میں طلباء اور دائیں بازو کے انتہا پسندوں کے درمیان جھڑپوں کے بعد بیشتر تعلیمی ادارے ان دنوں تک کے لئے بند کر دیئے گئے ہیں۔

مشرق وسطیٰ میں جنگ کا شدید خطرہ!

شام کے صدر نے روس کا دورہ ملتوی کر دیا

ماسکو ۵ مئی۔ مشرق وسطیٰ کی سنگین صورتحال کے پیش نظر شام کے صدر ڈاکٹر نور الدین الاتاسی نے روس کا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ صدر عطاسی ۱۰ مئی کو ماسکو پہنچنے والے تھے سفارتی حلقوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ عرب ممالک کے سربراہوں کے درمیان جو مذاکرات ہوئے ہیں ان میں اسرائیل کے خلاف عرب ممالک کی طرف سے بڑھے بڑھانے پر کارروائی کے منصوبوں کا جائزہ لیا گیا ہے اور ان حالات میں مشرق وسطیٰ میں دوبارہ جنگ چھڑ جانے کا خطرہ ہے۔ روس کے سرکاری اخبار پراودا نے صدر عطاسی کے دورے کے التواء کی خبر دیتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ فیصلہ دونوں ملکوں کی رضامندی سے کیا گیا ہے۔

پراودا نے ڈاکٹر نور الدین عطاسی کے دورے کے التواء کی کوئی وجہ نہیں بتائی تاہم ماسکو کے سفارتی حلقوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کا بحران نازک شکل اختیار کر چکا ہے۔ اسی لئے شام کے صدر نے فی الحال ماسکو جانے کا ارادہ تبدیل کر دیا ہے ان حلقوں کا خیال ہے کہ اسرائیل کے خلاف عرب ممالک بڑے پیمانے پر کارروائی شروع کرنا چاہتے ہیں۔

درخواست دعا

خاکسار کے برادر نسبتی نصر اللہ خان صاحب ابن مولوی عبد الرحمٰن صاحب بشیر ڈیرہ غازی خان عرصہ دس ماہ سے بوجہ بلڈ پریشر بیمار ہیں علاج کے باوجود تاحال شفایاب نہیں ہوئے اور اب دو ماہ سے جنرل ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ ان کا اپریشن مورخہ ۵/۶۹ء بروز بدھ ہوا ہے احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سید محمد عثمان کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کے والد شیخ فضل حسین صاحب آف قادیان حال مقیم لائل پور چند دنوں سے بیمار ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو کامل صحت عطا فرمائے اور ان کی ہر پریشانی کو دور فرمائے۔ اور دین و دنیا میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ آمین (شیخ عزیز احمد۔ لائل پور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴